سرکاری رپورٹ

دسواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 25 جون 1995ء بمطابق 26 محرم الحرام 1416 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۴
۲۔	وقفہ سوالات	۵
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۴۳
۴۔	مطالبات زر برائے ۱۹۹۵-۹۶ء	۴۵

جلد دہم

شمارہ ہفتم

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2 جوائنٹ سیکریٹری (قانون) ______ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)
صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۴۳ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ اژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ اژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بہاڈواسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ٦ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد ر نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳٦۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات ر مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر ستر ام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 25 جون 1995ء بمطابق 26 محرم الحرام 1416 ہجری

(بروز اتوار)

زیر صدارت جناب مسٹر ارجن داس بگٹی - ڈپٹی اسپیکر

بوقت بارہ بجکر بیس منٹ (دوپہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ - یہ الف' لام' میم ہے' یہ کتاب الٰہی ہے' اس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں' ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان لاتے' نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر : وقفہ سوالات مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر241 دریافت فرمائیں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

241.X- مولانا عبدالباری :

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال 1991ء تا 1994ء کے دوران صوبہ کے کن کن اضلاع / تحصیل میں آبپاشی و برقیات کے کون سے منصوبے مکمل کئے گئے ہیں اور کون کون سے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ نیز تاحال جو منصوبے مکمل نہیں ہوئے ہیں ان کو مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
ا۔	ری موڈلنگ کیر تھر کینال	پانچ کروڑ اسی لاکھ	جعفر آباد	مکمل ہے
۲۔	موضع رینگو اور کوہنگ کیلئے چینل	تئیس لاکھ	"	"
۳۔	ڈیلٹنگ آف مین کیر تھر کینال آر ڈی	پندرہ لاکھ	"	"
۴۔	ری موڈلنگ آف ڈھوری ڈسٹری	دو کروڑ ۴۳ لاکھ ۷۶ ہزار	بولان	"
۵۔	لاہنگ آف نوشہرہ دیالہ	بتیس لاکھ ۲۲ ہزار	بولان	"
۶۔	گودک اریگیشن اسکیم	اڑتالیس لاکھ ۲۵ ہزار	خاران	"
۷۔	کلیرنس آف سمک کاریزان کان مہترزئی ایریا	دو لاکھ اٹھارہ ہزار	قلعہ سیف اللہ	"

فلڈ اریگیشن اسکیمز

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
ا۔	لنڈی نصیر خان فلڈ اریگیشن اسکیم	پچیس لاکھ روپے	جعفر آباد	مکمل ہے
۲۔	امپلیمنٹیشن آف گوارو ستاروال بندان آواران	چھ لاکھ	خضدار	"
۳۔	دانسر فلڈ اریگیشن اسکیم ان آواران	سات لاکھ	خضدار	"
۴۔	اری چر فلڈ اریگیشن اسکیم	سترہ لاکھ	لورالائی	"

فلڈ پروٹیکشن اسکیمز

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	رائزنگ اینڈ سٹرتھننگ آف لفٹ سائیڈ ان ہیکمنٹ آف ڈیزٹ پٹ	چار لاکھ بانوے ہزار	جعفر آباد	مکمل ہے
۲۔	ہارونی پروٹیکشن بند درنالی	تین لاکھ پچاس ہزار	خضدار	"
۳۔	موروغی پروٹیکشن بند ہزار گنجی (نال)	تین لاکھ پچاس ہزار	"	"
۴۔	ڈوٹ پروٹیکشن بند ایٹ نال	تین لاکھ پچاس ہزار	"	"
۵۔	موروکی فلڈ پروٹیکشن بند	دو لاکھ پچاس ہزار	"	"
٦۔	خدووال فلڈ پروٹیکشن بند ان نال ایروان جاہو آداران	سات لاکھ	خضدار	"

ڈیلے ایکشن ڈیم

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	ہاروان ڈیلے ایکشن ڈیم	اکتیس لاکھ ۹۳ ہزار	پنجگور	مکمل ہے

پرسنل ایری گیشن اسکیمز ۹۱-۱۹۹۰ء

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	ری ہیبلیٹیشن آف بولان ویئر	ا کروڑ ۴۲ لاکھ ۵۳ ہزار	بولان	مکمل ہے
۲۔	سیکران ایری گیشن اسکیم فیروز آباد	۳۴ لاکھ ۷۳ ہزار	خضدار	"
۳۔	گورشاد ایری گیشن اسکیم آواران ایریا	آٹھ لاکھ	"	"

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۴۔	تنگ کرار اریگیشن اسکیم ان بقاؤ ایریا	پندرہ لاکھ بہتر ہزار	لورالائی	مکمل ہے
۵۔	لائننگ اینڈ پروٹیکشن آف مہترزئی ایریا	دس لاکھ پچانوے ہزار	کوئٹہ	"
۶۔	ایکو اریگیشن اسکیم ان نوشکی ایریا	گیارہ لاکھ ۳۹ ہزار	چاغی	"
۷۔	پیری دیالہ اریگیشن اسکیم سبی	گیارہ لاکھ چوہتر ہزار	سبی	"
۸۔	کنسٹرکشن آف سمپ ویل اینڈ لائننگ آف پائپ لائن نارلینڈز آف ملک عبدالرحیم اینڈ ادرزان ہرنائی	پانچ لاکھ ساٹھ ہزار	"	"
۹۔	تنگ سر/گوساعلیزئی اریگیشن اسکیم ان کبزئی ایریا	بیس لاکھ	ژوب	"
۱۰۔	حمزہ / مردانزئی اریگیشن ان ژوب	اٹھائیس لاکھ بیس ہزار	"	"
۱۱۔	سورکچ اریگیشن اسکیم (زیارت)	دس لاکھ ۶۷ ہزر	زیارت	"
۱۲۔	لورکچ اریگیشن اسکیم (زیارت)	تیرہ لاکھ ۶۹ ہزار	"	"

فلڈ اریگیشن اسکیمز

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	پٹ گزری اریگیشن اسکیم	انسٹھ لاکھ	بیلہ	مکمل ہے
۲۔	کنکاؤفلڈ اریگیشن اسکیم	۴۳ لاکھ	"	"

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۳۔	لونرہ ڈھورہ پروفایل اریگیشن اسکیم ان خاران ایریا	ستائیس لاکھ اکتیس ہزار	بیلہ	مکمل ہے
۴۔	خسرو فلڈ اریگیشن اسکیم ان خاران ایریا	سات لاکھ ایک ہزار	خاران	"
۵۔	شاندی غازی وال فلڈ اریگیشن اسکیم خضدار	آٹھ لاکھ	خضدار	"

فلڈ پروٹیکشن اسکیم

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	ڈیرہ بگٹی ٹاؤن فلڈ پروٹیکشن بند ریٹ	۳۳ لاکھ ۲۷ ہزار	ڈیرہ بگٹی	مکمل ہے
۲۔	سیاف فلڈ پروٹیکشن بند ڈیرہ بگٹی	چوبیس لاکھ ۹۵ ہزار	"	"
۳۔	رائزنگ اینڈ سٹرسنگ رائٹ سائیڈ ربنگ آف شہر محمد دین	۳۱ لاکھ	جعفر آباد	"
۴۔	فلڈ پروٹیکشن آف پیپلز کالونی ریٹ کوہلو ٹاؤن	پندرہ لاکھ	کوہلو	"
۵۔	پروٹیکشن نصیر بند اریگیشن اینڈ ڈھنڈا۔	آٹھ لاکھ	لسبیلہ	"
۶۔	پروٹیکشن بند الانگ سیھان ریور موضع شیروان	اکیس لاکھ تیس ہزار	لورالائی	"
۷۔	فلڈ پروٹیکشن سپرز آف حبیب زئی اڑکان	سولہ لاکھ ۳۷ ہزار	پشین	"
۸۔	نیر پلیٹی اسٹڈی آف اسٹرشن وال ان گڑنگ ماندہ پشین	چھ لاکھ	پشین	"

۹۔	فلڈ پروٹیکشن بند اینڈ لائننگ آف کاریز توشکند توبہ	سولہ لاکھ	قلعہ عبداللہ	"

پرینل اری گیشن اسکیمز (۹۳۔۱۹۹۲ء)

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۔	ایکسٹینشن آف سپر ماینرلڈی ۱۸۔۱۹	پندرہ لاکھ	جعفر آباد	مکمل ہے
۲۔	ایکسٹینشن آف گنداخہ ڈسٹری آر ڈی	دس لاکھ	جعفر آباد	"
۳۔	ایکسٹینشن آف دولت ڈیرین	پانچ لاکھ	"	"
۴۔	ڈیسلٹنگ آف گنداخہ چینل	دولاکھ	"	"
۵۔	لائننگ آف خانولوکینال	اکتیس لاکھ	"	"
۶۔	ایمپرومنٹ ڈیگنگ آف جوئے خاران	بارہ لاکھ	خاران	"
۷۔	میاں ڈورو کھمبی اری گیشن اسکیم انجاؤ	پانچ لاکھ ۴۴ ہزار	خضدار	"
۸۔	ایمپرومنٹ آف چشمہ اسکالکوریٹ	چار لاکھ	قلات	"
۹۔	لائننگ آف کاریز آغا عبدالکریم کوہنگ	دولاکھ	"	"
۱۰۔	کنسٹرکشن آف ڈوڈران چینل	دولاکھ	"	"
۱۱۔	کمانڈ واٹر مینجمنٹ پروجیکٹ لسبیلہ سب پروجیکٹ	تین لاکھ ۸۸ ہزار	لسبیلہ	"
۱۲۔	سلیازہ اری گیشن اسکیم لائننگ ورک	بیس لاکھ	ژوب	"
۱۳۔	خانگی و میران شیرانی ایریا ژوب	چھ لاکھ پچاس ہزار	"	"

۱۴۔	لائننگ آف اریگیشن خرام گوہی اسٹور تیج	دس لاکھ	"	"

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۵۔	ای اینڈ آئی اسٹور تیج ٹینک اینڈ لائننگ آف چینل آدارہ	دو لاکھ پندرہ ہزار	ژوب	مکمل ہے
۱۶۔	ایکسٹنشن آف سبزریک چینل سبی	۵۰ لاکھ	سبی	"
۱۷۔	ایکسٹینشن آف ابدی خاص اریگیشن اسکیم	پانچ لاکھ ستاسی ہزار	چاغی	"
۱۸۔	انسٹالیشن آف تری عزیز ٹیوب ویل الوڑ کاریز بلو کاریز زندرہ بوستان کواس	۱۲ لاکھ	پشین	"

فلڈ پروٹیکشن اسکیمز

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۔	مٹھڑی فلڈ اریگیشن اسکیم ریمانٹگ ورکر کچھی	پندرہ لاکھ	بولان	مکمل ہے
۲۔	کالسپر فلڈ چینل بولان	دس لاکھ ۴۶ ہزار	"	"
۳۔	آئی اینڈ آر آف ماندرہ کو لیگی ڈیوشن بند	چار لاکھ ستتر ہزار	خضدار	"
۴۔	کنسٹرکشن آف فلڈ ڈیورشن گائیڈ بند نیرسنی	نو لاکھ اسی ہزار	"	"
۵۔	ڈبیر ڈیوریشن بندان منگوچر	سولہ لاکھ سینتیس ہزار	قلات	"
۶۔	کنڈی کنر اریگیشن اسکیم لسبیلہ	دس لاکھ	لسبیلہ	"
۷۔	جومن بینٹ اریگیشن اسکیم لسبیلہ	دس لاکھ اکیس ہزار	"	"
۸۔	لنجو شفاری فلڈ اریگیشن اسکیم	۲ کرو ۳۰ لاکھ ۷۲ ہزار	ڈیرہ بگٹی	"

فلڈ پروٹیکشن اسکیمز

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۔	تل / تونیال پروٹیکشن بند بولان	۲۵ لاکھ ۶۸ ہزار	بولان	مکمل ہے
۲۔	پروٹیکشن بند نار کلی عزیز مینگل خاران	چار لاکھ	خاران	"
۳۔	فلڈ پروٹیکشن آف توخیان ولیج خاران	پانچ لاکھ	"	"
۴۔	بسیمہ ٹاؤن فلڈ پروٹیکشن بند خاران	پانچ لاکھ	"	"
۵۔	فلڈ پروٹیکشن آف لینڈر الانگ گرک ریور	تین لاکھ ۴۴ ہزار	"	"
۶۔	فلڈ پروٹیکشن آف کلی عبدالحق	چار لاکھ	"	"
۷۔	کنسٹرکشن آف فلڈ پروٹیکشن بند گخارو	نو لاکھ پچیس ہزار	خضدار	"
۸۔	پروٹیکشن آف چشمہ محمد توا	تین لاکھ	قلات	"
۹۔	کن پروٹیکشن بندات اریگیشن اسکیم	۲۳ لاکھ	لسبیلہ	"
۱۰۔	شولی فلڈ پروٹیکشن اسکیم لسبیلہ	دو لاکھ پندرہ ہزار	"	"
۱۱۔	ساری کوران پروٹیکشن بند پنجگور	تیس لاکھ	پنجگور	"
۱۲۔	فلڈ پروٹیکشن آف پیری کاہان ولیج	پچیس لاکھ	تربت	"
۱۳۔	رازی کان پروٹیکشن تربت	پچیس لاکھ	"	"
۱۴۔	فلڈ پروٹیکشن آف خاروگی کاریز ڈسلنگ آف شنہ کاریز	پانچ لاکھ	"	"
۱۵۔	فلڈ پروٹیکشن فار کلی ملک کوہی کلی خدابخش / رسول بخش اینڈ ایئرپورٹ	بیس لاکھ پچاسی ہزار	چاغی	"

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۶۔	چپر حاجی دوست محمد پروٹیکشن بند بارکھان	اٹھارہ لاکھ پچانوے ہزار	بارکھان	مکمل ہے
۱۷۔	سندوفلڈ پروٹیکشن بند سبی	بارہ لاکھ	سبی	"
۱۸۔	فلڈ پروٹیکشن بند فار آرچرڈز لینڈ مچکا ماندہ پشین	پچیس لاکھ ستر ہزار	پشین	"
۱۹۔	گیبسین فلڈ پروٹیکشن وال فار ایگریکلچر لینڈ توبہ اچکزئی	پچیس لاکھ	پشین	"
۲۰۔	فلڈ پروٹیکشن بند فار آرچرڈ ہاؤسز آف ڈیفرنٹ ولیجز چمن ایریا	دس لاکھ	"	"
۲۱۔	پروٹیکشن اسکیم کلی محراب ان کچلاک ایریا	چودہ لاکھ اسی ہزار	کوئٹہ	"
۲۲۔	کرونگا ماندہ پروٹیکشن ورک کوئٹہ	بیس لاکھ	"	"
۲۳۔	فلڈ پروٹیکشن بند سلاجی	سترہ لاکھ	جھل مگسی	"

ڈیلے ایکشن ڈیمز

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	ڈیلے ایکشن ڈیم ایٹ مندر کیپر جھل	اکیس لاکھ ایک ہزار	خضدار	مکمل ہے
۲۔	سربند ڈیلے ایکشن ڈیم قلات	اٹھائیس لاکھ	قلات	"
۳۔	لوری ڈیلے ایکشن ڈیم قلات	سات لاکھ ستر ہزار	"	"
۴۔	لغامگیر کارچاپ ڈیم ایٹ منگوچر	پچیس لاکھ	"	"
۵۔	انجیری ڈیلے ایکشن ڈیم قلات	سترہ لاکھ دس ہزار	"	"
۶۔	ترخہ لہڑی سال ایری گیشن ڈیم ان دکی ایریا	پچاس لاکھ	لورالائی	"
۷۔	سور غنڈ ڈیلے ایکشن ڈیم لورالائی	اٹھارہ لاکھ ۴۵ ہزار	"	"
۸۔	غونڈہ منہ ڈیلے ایکشن ڈیم قلعہ سیف اللہ	۲۴ لاکھ اسی ہزار	قلعہ سیف اللہ	"
۹۔	قندیل ڈیلے ایکشن ڈیم مسلم باغ	چھبیس لاکھ ۱۷ ہزار	"	"
۱۰۔	نودان کور ڈیلے ایکشن ڈیم پنجگور	بائیس لاکھ ۹۲ ہزار	پنجگور	"
۱۱۔	زھیران کور ڈیلے ایکشن ڈیم۔ گوادر	اٹھارہ لاکھ ۲۹ ہزار	گوادر	"
۱۲۔	ڈیلے ایکشن ڈیم لگاؤ بابر ژوب	دس لاکھ	ژوب	"
۱۳۔	ری ماڈلنگ آف گوھی اسٹوریج ڈیم ان سرتوی ژوب	دس لاکھ	"	"
۱۴۔	وچ بیانزئی ڈیلے ایکشن ڈیم پشین	تیس لاکھ ۷۵ ہزار	پشین	"
۱۵۔	شرن ماندہ ڈیلے ایکشن ڈیم پشین	بائیس لاکھ ۸۱ ہزار	"	"
۱۶۔	سپنکئی ڈیلے ایکشن ڈیم پشین کان برشور	سولہ لاکھ چوالیس ہزار	"	"

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۷۔	اغبرگ، کچھ حسن زئی ڈیلے ایکشن ڈیم باغ برشور	اکیس لاکھ	پشین	مکمل ہے
۱۸۔	نارین جلک ڈیم۔ پشین	سولہ لاکھ ۵۳ ہزار	"	"
۱۹۔	ترخہ ڈیلے ایکشن ڈیم۔ یارو۔ پشین	بتیس لاکھ	"	"
۲۰۔	نادرہ چیک ڈی نیشن ڈیم چمن پشین	بیس لاکھ	"	"
۲۱۔	اوشتہ وڈیلے ایکشن ڈیم رود ملازئی پشین	بائیس لاکھ ساٹھ ہزار	"	"
۲۲۔	خورہ ملندہ ڈیلے ایکشن ڈیم کوئٹہ	اکتیس لاکھ چار ہزار	کوئٹہ	"

دوسرے منصوبہ جات

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع/تحصیل	کیفیت
۱۔	کنسٹرکشن آف روڈ برج آن اوچ کینال جعفر آباد	تین لاکھ ستر ہزار	جعفر آباد	مکمل ہے
۲۔	کنسٹرکشن آف فور ویلج روڈ برجز آن ڈپ ڈھوری نور پور گنداخہ	آٹھ لاکھ روپے	"	"
۳۔	اوانیڈ ایم آف ہائیڈریٹ نیٹ ورک بلوچستان	دو کروڑ ۶۷ لاکھ ۲۸ ہزار	صوبہ بلوچستان	"

1993-94ء

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
ا۔	کنسٹرکشن آف ویرز خیرواہ میرواہ۔ لہڑی ایریا	چھپن لاکھ چوالیس ہزار	بولان	مکمل ہے
۲۔	لائننگ آف واٹر کورسز ڈھوری ڈسٹری بولان	۲۳ لاکھ	"	"
۳۔	شولی فلڈ پروٹیکشن اسکیم لسبیلہ	سات لاکھ دس ہزار	لسبیلہ	"
۴۔	فلڈ پروٹیکس بند فار آرچرڈ ہوسز آف سرانڈنگ ویلیجز چمن	پچیس لاکھ	قلعہ عبداللہ	"
۵۔	یاروفلڈ اریگیشن اسکیم اورناچ خضدار	۷۳ لاکھ دس ہزار	خضدار	"
۶۔	بلبل گاٹ اریگیشن اسکیم خضدار	ایک کروڑ	"	"
۷۔	چشمہ کھوسوبائی۔ خضدار	پانچ لاکھ	"	"
۸۔	راہدانی چشمہ۔ خضدار	پانچ لاکھ	"	"
۹۔	کنسٹرکشن آف ڈیمیجز پورشن آف وال ژوب	بیاسی ہزار	ژوب	"
۱۰۔	ری سبسٹیشن آف رحمانی کچھ اریگیشن اسکیم زیارت	۲۹ لاکھ ۹۴ ہزار	زیارت	"
۱۱۔	پرہی ویالہ اریگیشن اسکیم۔ ہرنائی سبی	اٹھارہ لاکھ اناسی ہزار	سبی	"
۱۲۔	لائننگ آف کشاری چینل ڈیرہ بگٹی	ایک لاکھ ستاون ہزار	ڈیرہ بگٹی	"
۱۳۔	کنسٹرکشن آف ہٹی آف تور مرغہ ہیڈورکس	ایک کروڑ اڑتالیس لاکھ	پشین	"
۱۴۔	ڈپورشن بند فار اریگیشن فریز	ستائیس لاکھ چھ ہزار	بولان	"

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۵۔	لائننگ آف چینل ڈھوری ڈسفری	ستائیس لاکھ	بولان	"
۱۶۔	پولی پروٹیکشن بند ڈیرہ بگٹی	۲۶ لاکھ ۷۷ ہزار	"	"
۱۷۔	درہ توگئی ڈیلے ایکشن ڈیم	سات لاکھ تیس ہزار	پشین	"
۱۸۔	گارک ڈیلے ایکشن ڈیم	۲۶ لاکھ پچاس ہزار	تربت	"
۱۹۔	بری کانچ حبیب تمنگ ڈیلے ایکشن ڈیم	انیس لاکھ ۷۷ ہزار	خاران	"
۲۰۔	پنائی ڈیلے ایکشن ڈیم	اکیس لاکھ پچاس ہزار	قلعہ عبداللہ	"
۲۱۔	ازرگی ڈیلے ایکشن ڈیم	بیس لاکھ	پشین	"
۲۲۔	کنسٹرکشن آف زالو چوکل ڈیلے ایکشن ڈیم	پندرہ لاکھ	تربت	"
۲۳۔	گادوبرا ڈیلے ایکشن ڈیم	تین لاکھ بیاسی ہزار	بارکھان	"
۲۴۔	گارھا ڈیلے ایکشن ڈیم	ستائیس لاکھ ۴۵ ہزار	زیارت	"
۲۵۔	حبیب درہ ڈیلے ایکشن ڈیم	پچیس لاکھ دس ہزار	کوئٹہ	"
۲۶۔	نزی تنگی ڈیلے ایکشن ڈیم	بائیس لاکھ ۷۶ ہزار	زیارت	"
۲۷۔	تنگی ڈیلے ایکشن ڈیم	انچاس لاکھ ۷۶ ہزار	"	"
۲۸۔	چینہ کندی ڈیلے ایکشن ڈیم	بائیس لاکھ اڑتیس ہزار	لورالائی	"
۲۹۔	بندی جمل ڈیلے ایکشن ڈیم	بیس لاکھ اکیس ہزار	تربت	"
۳۰	مریم ڈیلے ایکشن ڈیم	تیس لاکھ	کوئٹہ	"
۳۱۔	فلڈ پروٹیکشن بند ایالنگ ریور	تیس لاکھ چوہتر ہزار	تربت	"

جاری منصوبہ جات

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۔	کوزئی واٹر پروٹیکشن بند ایری ایریا بولان	بتیس لاکھ	بولان	۷۰ فیصد
۲۔	اری گیشن سسٹم ری ہیبلی ٹیشن پروجیکٹ	۲۳ کروڑ ۸۷ لاکھ ۷۵ ہزار	صوبہ بلوچستان	۷۵ فیصد
۳۔	۴۰ سال اری گیشن اسکیم انڈر کویت فنڈ	۴۶ کروڑ ۴۰ لاکھ ۵۴ ہزار		۹۹ فیصد
۴۔	کری ایشن آف پٹ فیڈر مائیز کینال	دو کروڑ ایک لاکھ ۴۰ ہزار	نصیر آباد	۳۹ فیصد
۵۔	فیزیبلٹی اسٹڈی آف اینگولی ڈیم لسبیلہ	پانچ کروڑ ۵۶ لاکھ ۷۰ ہزار	لسبیلہ	۹۰ فیصد
۶۔	واٹر ریورس پلاننگ مینجمنٹ ان بلوچستان	پانچ کروڑ اٹھانوے لاکھ نوے ہزار	صوبہ بلوچستان	۸۰ فیصد
۷۔	فلڈ پروٹیکشن بند روٹ ہزار جفت نیئر نوشکی	بتیس لاکھ چھبیس ہزار	نوشکی	۴۴ فیصد
۸۔	انگون فلڈ اری گیشن اسکیم نصیر آباد	اکتیس لاکھ ستاون ہزار	نصیر آباد	۷۵ فیصد
۹۔	لہڑی اری گیشن اسکیم بولان	دو کروڑ باون لاکھ	بولان	۵۹ فیصد
۱۰۔	رنگانی کورڈیلے ایکشن ڈیم تربت	۲۵ لاکھ چودہ ہزار	تربت	۸۸ فیصد
۱۱۔	انجیرہ ڈوری ڈیلے ایکشن ڈیم خضدار	ستاون لاکھ	خضدار	۷۷ فیصد
۱۲۔	لائننگ آف کشاری چینل ڈیرہ بگٹی	دس لاکھ اسی ہزار	ڈیرہ بگٹی	۱۰۰ فیصد
۱۳۔	ریسٹ ہاؤس اینڈ منہ ڈیم زیارت	اکیس لاکھ ۶۵ ہزار	زیارت	۵۰ فیصد

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۴۔	سنڈ رویشن / ڈویلپمنٹ آف لینڈ واٹر ریورس	۴ کروڑ سولہ لاکھ ۱۳ ہزار	بارکھان	NIL
۱۵۔	فلڈ ڈیمجز ریسٹوریشن پروجیکٹ (۱۹۹۲ء)	۱۴ کروڑ ۱۱ لاکھ ۴۳ ہزار	بلوچستان	۹۱ فیصد
۱۶۔	میرانی ڈیم تربت	۳ ارب ۹۸ کروڑ ۵۲ لاکھ ۸۰ ہزار	تربت	اس منصوبے کو واپڈا ویل کر رہا ہے
۱۷۔	سکیورٹی ارینجمنٹس آف پٹ فیڈر کینال	تیس لاکھ	نصیر آباد	۷۸ فیصد
۱۸۔	اسٹیبلشمنٹ آف بیورو آف واٹر ریورس	۷ کروڑ ۹۵ لاکھ ۷۵ ہزار	بلوچستان	۱۵ فیصد
۱۹۔	سینگ گر بوئی ڈیم زیارت	۷ ۳ لاکھ ۱۷ ہزار	زیارت	۱۰۰ فیصد
۲۰۔	نشپ ڈیلے ایکشن ڈیم مستونگ	۲۹ لاکھ	مستونگ	۸۸ فیصد

۲۴۲ : مولانا عبدالباری

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران وفاقی حکومت نے آبپاشی و برقیات کی مد میں صوبائی حکومت کو کس قدر فنڈز مہیا کئے اور ان فنڈز سے اب تک کون سے کام کرائے گئے ان کی تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

سال ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران وفاقی حکومت کی مالی معاونت سے مکمل کئے گئے منصوبہ جات بمعہ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	منصوبے کا نام	تخمینہ لاگت روپوں میں	ضلع / تحصیل	کیفیت
۱۔	فلڈ پروٹیکشن برائے بند دالبندین شہر اینڈ مضافات	۴۵ لاکھ ۴۴ ہزار	نوشکی	مکمل ہے ۹۲-۱۹۹۱ء
۲۔	فلڈ پروٹیکشن برائے باغات و مضافات کلی مجب	۳۵ لاکھ ۳۹ ہزار	پشین	" "
۳۔	فلڈ پروٹیکشن برائے تاج روڈ نیو گاؤں اور نازی پور	سترہ لاکھ ۴۷ ہزار	بولان	" "
۴۔	فلڈ پروٹیکشن برائے لہڑی شہر	پانچ لاکھ ۴۶ ہزار	بولان	
۵۔	فلڈ پروٹیکشن برائے سورتی ہرنائی	۲۷ لاکھ ۹۷ ہزار	سبی	" ۹۱-۱۹۹۰ء
۶۔	فلڈ پروٹیکشن برائے ٹیکشن نالہ لورالائی	۳۴ لاکھ ۳۱ ہزار	لورالائی	" ۹۳-۹۲ء " ۹۲-۹۱ء
۷۔	فلڈ پروٹیکشن بند برائے کوشک نیا مجو گاؤں خضدار	۵۵ لاکھ	خضدار	منصوبے کا کام جاری ہے اس پر ۳۰ لاکھ خرچ ہو چکے ہیں۔
۸۔	فلڈ پروٹیکشن برائے لڑئی بند کواس زیارت	۱۶۸ ھ اکتیس ہزار	زیارت	ایضاً

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر متعلقہ وزیر صاحب نے جواب میں دیا ہے کہ ری ماڈلنگ آف ڈھوری ڈسٹری دو کروڑ تینتالیس لاکھ 76 ہزار بولان۔ صفحہ نمبر 2 سیریل نمبر 4 پر ہے۔ تو جناب اسپیکر وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ اسکیم کب سے چلی آرہی ہے؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ وزیر آبپاشی و برقیات

یہ اسکیم مکمل ہو چکی ہے۔ کیفیت میں درج ہے البتہ اس میں ایک پرنٹنگ کی ایک غلطی ہے اس میں بہت ساری پرنٹنگ کی غلطیاں ہیں پتہ نہیں کہ اسمبلی میں ہوا ہے یا کیا بات ہوا ہے مجھے آج جو محکمہ کی طرف سے جواب ملے ہیں اس میں بہت ساری غلطیاں پوائنٹ آؤٹ کی گئی ہیں اس میں بھی ایکچوئل ایکس پنڈیچر ہے دو کروڑ 43 لاکھ چھتر ہزار روپے ہے صحیح یہ پوزیشن یہ ہے۔

مولانا عبدالباری : مقصد کی بات یہ ہے کہ جیسا کہ وزیر صاحب بتا رہے ہیں کہ اس کے پرنٹنگ میں کچھ غلطیاں ہیں۔ پرنٹنگ کی غلطیاں ہیں یا آپ اپنے محکمے سے دریافت فرما کر صحیح جواب دیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : نہیں آپ اس کو جرنلائز نہ کریں یہ اسمبلی سے پرنٹنگ کی غلطیاں ہیں محکمے کی طرف سے مجھے جو فگرز دیئے گئے ہیں اس میں تصحیح کی گئی ہے۔ تصحیح شدہ فگرز میرے پاس ہیں اگر آپ کو کہیں شک ہو تو وہ میں آپ کو بتلا سکتا ہوں۔ کیونکہ اصل مقصد تو یہی ہے جو میں آپ کو بتلا سکتا ہوں۔

مولانا عبدالباری : اصل مقصد تو یہ ہے کہ وہ جواب ہے جو اسمبلی کے فلور پر رکھا گیا ہے فلور میں تو یہی جواب ہے تصحیح شدہ جواب تو نہیں رکھا گیا ہے مقصد کی بات تو یہ ہے کہ اریگیشن کی بڑی بڑی موٹی موٹی اسکیمیں آ رہی ہیں جناب اسپیکر تو میں وزیر صاحب کو اس بارے میں ایک تجویز دوں گا پہلے بھی میں نے وزیر صاحب کو تجویز دی تھی اس بارے میں یہ ہے کہ بڑی بڑی اسکیمیں جو گائے کی طرح رکھی ہیں جو صرف دودھ دینے کے لئے ہے اور مختلف لوگ اس سے دودھ لیتے ہیں اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس کا جائزہ لے کیونکہ ہمارے پشین میں کچھ ایسی اسکیمیں ہیں وہ تحقیقات کرے اس کی افادیت بہت کم ہے اور اس پر بہت خرچہ ہو رہا ہے ہماری تجویز ہوگی کہ اس بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دے اس میں ڈویژنل کمشنر ہو اور سول ورکس کے انجنیئر ہوں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : آپ ادھر ادھر کی باتیں نہ کریں سیاسی لوگوں کو داخل نہ کریں۔ ٹیکنیکل لوگوں کا معاملہ ہے۔

مولانا عبدالباری : کمشنر تو سیاسی آدمی نہیں ہیں۔ سول ورکس انجینئر ہی سیاسی آدمی نہیں ہے ہم اور آپ سیاسی آدمی ہیں۔

وزیر آب پاشی و برقیات : مولانا صاحب اس میں جو ساری اسکیمیں ہیں وہ آپ کے دو تانی صاحب کے زمانے کی ہیں اکثر اس زمانے سے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں جب وزیر صاحب جواب دے رہے ہوں تو آپ تشریف رکھیں آپ نے ضمنی سوال کردیا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب میں خان صاحب سے اس وقت سوال کررہا ہوں نہ بحیثیت پارٹی کے نہ اپنی ذات سے ....

وزیر آب پاشی و برقیات : یہ ٹھیک ہے یہ کمیٹی والی بات آپ کی معقول ہے ہم اس پر غور کریں گے اس میں کس قسم کے لوگ شامل کئے جائیں تاکہ اس کی صحیح باانصاف اور معقول تحقیقات ہو صحیح ڈسٹری بیوشن ہو بالکل بات صحیح ہے آپ کی۔

مولانا عبدالباری : ان پر بہت پیسہ خرچ ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ ہمارے علاقے میں ایک اسکیم ہے فلڈ پروٹیکشن سپرز آف حبیب زئی اوڑکان۔

وزیر آبپاشی و برقیات : یہ کون سے صفحہ پر ہے؟

مولانا عبدالباری : صفحہ نمبر سات پر ہے سیریل نمبر بھی سات ہے۔
یہ بھی عبدالقہار صاحب کا علاقہ ہے اوڑکان۔

وزیر آب پاشی و برقیات : میرے پاس جو معلومات ہیں یہ اسکیم مکمل ہے اس کا پتہ کرلیں گے۔

مولانا عبدالباری : کلی کاکڑ بسم اللہ زئی بھی ہے اور اوڑکان ہے اس میں

مکمل شدہ ٹوٹل کاسٹ جو دی گئی ہے سولہ لاکھ سینتیس ہزار ہے اور محکمے نے بھی غلط لکھ دیا ہے کیونکہ محکمے نے اس کی مزید تکمیل کے لئے بھی اور رقم رکھی ہے اس اسکیم کی تکمیل کے لئے وہ خرچ ہو چکا ہے یا نہیں۔ وہ یہاں نہیں دیا گیا ہے۔

وزیر آب پاشی و برقیات : ٹھیک ہے آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو دے دیں گے۔

مولانا عبدالباری : اس میں دوسری اسکیم ہے فلڈ پروٹکشن بند توبہ ہے اس میں خرچ شدہ رقم سولہ لاکھ ہے لیکن تکمیل کے لئے اور پیسے بھی رکھے ہیں جو اس پیپر میں نہیں دیئے گئے ہیں جو ہمارے پاس ہے۔

وزیر آب پاشی و برقیات : ہماری جو معلومات ہیں یہ اسکیم مکمل ہے۔

مولانا عبدالباری ۔۔ کچھ پیسے بھی رکھے ہیں۔

عبدالقہار ودان (وزیر جنگلات) : کچھ اور پیسے مرمت کے لئے رکھے ہیں وہ یہاں نہیں دیئے گئے ہیں۔ پہلے سے کام مکمل ہے دوسرے کئی اخراجات مرمت کے لئے ہیں۔

مولانا عبدالباری : میں نے تو ٹوٹل اخراجات پوچھے تھے اور جو سوال میں نے کیا تھا کل اخراجات 94-1995ء کے لئے ہیں اس میں مرمت کے اخراجات بھی ہیں۔

وزیر آب پاشی و برقیات : اس کے متعلق مزید معلومات آپ کو فراہم کردیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ نے تین ضمنی سوال کرلئے ہیں اور وزیر صاحب نے آپ کو یقین دہانی کرادی ہے آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری : جناب ایک اور چیز ہے صفحہ نمبر گیارہ سیریل نمبر 18 وزیر

صاحب اس کو دیکھیں یہاں پر لکھا ہے عزیز ٹیوب ویل لونڈ کاریز بلو کاریز' زندرہ بوستان' کواس' اور ڈسٹرکٹ پشین لکھا ہے کو اس زندرہ تو زیارت میں ہے۔ اور یہاں پر پشین لکھا ہے دور جو سردار صاحب بیٹھے ہیں ان کو پتہ ہے یہ غلط لکھا ہے کچھ گڑبڑ ہے پیسے کافی خرچ ہوئے ہیں یہاں لکھے نہیں گئے ہیں۔

سردار نواب خان ترین : ہاں کچھ انہوں نے فکس کردیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ تین ضمنی سوال پوچھ چکے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

وزیر آب پاشی و برقیات : جناب میں نے مولانا صاحب سے عرض کیا ہے کہ کہیں غلط فہمی ہو یا مزید معلومات درکار ہوں تو آپ کو ڈیل کم کریں گے۔

مولانا عبدالباری : آپ کے دفتر میں آئیں گے تو تلاشی ہوگی کیا ہوگا۔ آپ حج پر گئے ہوئے تھے انشاء اللہ آئیں گے۔

وزیر آب پاشی و برقیات : ہاں ضرور آئیں۔ ویلکم آج کل تو آپ فارغ ہیں آپ آجائیں۔

مولانا عبدالباری : ہم تو آپ سے زیادہ مصروف ہیں۔

254.X- مولانا عبدالباری :

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پشین میں واقع بند خوشدل خان کی حالت انتہائی ابتر ہوچکی ہے اور مٹی بھرجانے کی وجہ سے مذکورہ بند اپنی افادیت کھوچکا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مفاد عامہ کے پیش نظر اس بند کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے فوری طور پر خصوصی اقدامات کرے اور مستقبل میں اس ضمن میں خصوصی گرانٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر نہیں تو

وجہ بتلائی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : یہ درست ہے کہ ضلع پشین میں واقع تاریخی بند خوشدل خان کی حالت انتہائی ابتر ہو چکی ہے اور بند مٹی سے بھر چکا ہے لیکن یہ بات درست نہیں کہ یہ ڈیم مکمل طور پر اپنی افادیت کھو چکا ہے بلکہ اس وقت بھی ڈیم میں ذخیرہ شدہ پانی سے تقریباً پانچ سو تا چھ سو ایکڑ باغات سیر آب کئے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ آبپاشی و برقیات حکومت بلوچستان نے مفاد عامہ کے پیش نظر اس بند خوشدل خان کی فوری بحالی اور تیکنیکی جائزے کے لئے ملکی اور غیر ملکی فرموں سے رابطہ کئے ہوئے ہے اس مکمل تیکنیکی جائزے پر اندازاً" 2 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی اور صوبائی حکومت کی جانب سے رقم کے حصول کے بعد اس پر کام شروع کیا جائے گا تاہم اس ڈیم کی دوبارہ بحالی کا تخمینہ تقریباً پینسٹھ کروڑ روپے ہے صوبائی حکومت نے اس ڈیم کی بحالی کے لئے وفاقی حکومت سے رابطہ کیا ہوا ہے مالی معاونت وصول ہونے کے بعد اس ڈیم پر کام شروع کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : خان صاحب آپ تشریف رکھیں آپ سے پہلے شیر جان صاحب کھڑے ہوئے ہیں جی شیر جان صاحب۔

سید شیر جان بلوچ : جناب اسپیکر میں آنریبل منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ گوادر ڈیم کے لئے آٹھ لاکھ چوبیس ہزار ہیں یہ گوادر میں کہاں تعمیر ہوا ہے یہ صفحہ 8 پر ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : صفحہ 8 پر کون سا آئٹم نمبر

سید شیر جان بلوچ : جناب والا آئٹم نمبر ون ہے یہ گوادر میں کہاں ہے کوئی ندی ہے یا کوئی ڈیلے ایکشن ڈیم ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جناب والا یہ شاہد فیزیبلٹی اسٹیڈی کے متعلق ہے۔

سید شیر جان بلوچ : جناب والا جیسے آپ نے کچھ ڈیلے ایکشن ڈیم اور ڈسٹرکٹ کو آپ نے دیئے ہیں کوئی ایسا پروگرام تو نہیں دیا اگلے سال کے لئے

وزیر آبپاشی و برقیات : اگر ڈیلے ایکشن ڈیم کا پروگرام محکمہ کے پروگرام میں شامل ہوا تو آپ کو بھی آپ کا حصہ مل جائے گا۔

سید شیر جان بلوچ : جناب والا پروگرام میں تو نہیں ہے آپ ہماری یقین دہانی کرائیں کوئی ایک اس سال ہمارے لئے رکھ دیں کسی جگہ بھی۔

وزیر آبپاشی و برقیات : اس پر فیصلہ ہوگا بعد میں۔ آکڑہ ڈیم تو بن چکا ہے وہ شاید آپ کے علم میں نہ ہو اور ان کی معلومات میں ہو وہ تو تکمیل ہوچکا ہے اس پر تقریبا سات کروڑ روپے خرچ ہوچکے ہیں میں نے اس کے لئے دو مرتبہ وزٹ کیا ہے

وہاں پر۔

سید شیر جان بلوچ : جناب والا میں نئے سال کی بات کررہا ہوں ڈیلے ایکشن ڈیموں کی وہ تو ایک پروجیکٹ تھا آپ سمجھیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جب ہم فائنل کریں گے اور اگر یہ پروگرام ہوا تو انشاء اللہ آپ کا حصہ ہوگا۔

سید شیر جان بلوچ : جناب والا گزشتہ سالوں میں جو کواسچن یہاں کئے گئے ہیں اس میں کوئی بھی نہیں ہے اس وجہ سے میں پوچھ رہا ہوں آئندہ سال بھی نہیں دیئے گئے ہیں یا کوئی دیں گے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : یہ تو میں پچھلے ڈیموں کے سوالات کے متعلق جوابات دے رہا ہوں ابھی اس میں نئے ڈیم شامل نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : عمرانی صاحب آپ سے پہلے سرور خان صاحب اٹھے تھے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے خان صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جتنے فیڈرل پراجیکشن اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں منظور ہوتے ہیں وہ اس ایوان کے اراکین کی مرضی کے بغیر منظور ہوتے ہیں جبکہ یہ منتخب جمہوری ادارہ ہے یہاں سے اس پر سفارشات جانی چاہئیں اور یہاں پر ہی ایڈنٹیفکیشن ہونی چاہئے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے جتنے بھی فیڈرل پروجیکٹس ہیں وہ محکمہ اریگیشن خود ہی ایڈنٹیفائی کرتا ہے اور خود ہی اس پر امپلیمنٹ کرتا ہے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کو کیوں اعتماد میں نہیں لیتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جناب والا ایک تو یہ دستور نہیں رہا ہے کہ ایوان کو اعتماد میں لیا جائے جہاں تک انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے اس کی ایڈنٹیفکیشن کا سوال ہے یہ میں نے خود بھی نوٹ کیا ہے اور اپنے محکمہ کو یہ ہدایت بھی دی ہے کہ اس کے بعد جو ایڈنٹیفکیشن ہوگی اس کو اسلام آباد یا ورلڈ بینک یا کسی اور ادارے کو پیش کرنے سے پہلے ہم اس پر غور کریں گے اور یہاں سے جو منتخب نمائندے ہیں انہیں بھی ہم اعتماد میں لیں گے اس کی کوئی بات نہیں ہے میں نے یہ بات خود بھی نوٹ کی ہے اور سلسلہ میں اپنے محکمہ کو ہدایات بھی جاری کردی ہیں اس کے بعد اسلام آباد یا کہیں بھی ہماری اجازت کے بغیر اور ہماری سینکشن کے بغیر اسکیمیں باہر نہ بھیجی جائیں آپ کی بات ہم نے نوٹ کرلی ہے اور اس ایوان کے معزز اراکین کو آئندہ اعتماد میں لیں جب بھی کوئی اسکیم منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی عمرانی صاحب۔

محمد صادق عمرانی : محترم خان صاحب آپ نے نصیر آباد میں دو کروڑ ایک لاکھ سے یہ صفحہ نمبر21 پر آئٹم نمبر4 جاری منصوبہ جات

وزیر آبپاشی و برقیات : کری ایشن آف پٹ فیڈر دو کروڑ ایک لاکھ نصیر آباد یہ اے ڈی پی کا پروجیکٹ ہے پٹ فیڈر کا حصہ ہے۔

محمد صادق عمرانی : خان صاحب یہ پٹ فیڈر میں کس جگہ پر ہے وہاں پر کوئی ڈیم یا کوئی ایسی اسکیم تو نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جناب والا یہ جاری منصوبہ جات میں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر242

مولانا عبدالباری : سوال نمبر242 یہ پڑھا ہوا تصور کیا جائے لیکن محکمہ کو ہدایت کریں کہ ذرا جوابات صحیح دے دیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جناب آپ نے یہ پرزم کیسے کیا کہ جواب غلط ہے بتلائیں تو صحیح کون سا جواب غلط ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ میرا کمال ہے علم ہے کہ آپ کے محکمہ میں یا.....

وزیر آبپاشی و برقیات : جناب مولانا صاحب وہ تو ہمیں پتہ ہے کہ آپ علم غیب کے ماہر ہیں مگر یہاں.....

مولانا عبدالباری : جناب غیب دان تو آپ ہیں کہ آپ کو اپنے محکمہ کا بھی پتہ نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : آپ نے کوئی سوال تو کلیر کیا نہیں آپ کون سے آئٹم کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب کوئی ضمنی سوال۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر میں نے فلڈ پروٹیکشن کے بارے میں پوچھا ہے یہ ہمارے پشین میں ایک فلڈ پروٹیکشن متری کے لئے شاید انہوں نے دیکھا بھی ہوگا کیونکہ وہ رستہ توبہ اچکزئی تک جاتا ہے اس کے لئے انہوں نے ٹینڈر بھی ایک کروڑ بیس لاکھ کا یا اس سے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : آپ کس آئٹم کی بات کر رہے ہیں مولانا صاحب۔

مولانا عبدالباری : یہ میں فیلڈ پروٹیکشن کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : کون سا صفحہ کون سا آئٹم؟

مولانا عبدالباری : یہ آپ نے صفحہ پر نہیں دکھایا ہے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ پیسہ ریلیز کردیا ہے ٹینڈر کردیئے ہیں پھر اسے کیوں کینسل کردیا۔

وزیر آبپاشی و برقیات : کہاں کینسل کئے ہیں؟

مولانا عبدالباری : آپ کے محکمہ والوں نے کئے ہیں۔

عبدالقہار ودان (وزیر جنگلات) : یہ ضمنی سوال آپ کے سوال میں نہیں ہے اس کے لئے مولانا صاحب آپ کو فریش کواسچن کرنا ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ نے جو ابھی سوال پوچھا ہے اس کے لئے آپ فریش نوٹس دیں گے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : مولانا صاحب فریش نوٹس دیتے ہیں آپ کی پرانی عادت ہے بونڈی مارتے رہتے ہیں۔

مولانا عبدالباری : آپ حج پر گئے ہیں گڑبڑ نہیں کریں گے۔ پھر گڑبڑ شروع کردی ہے یہ جو فیلڈ پروٹیکشن کی تفصیل دی اس میں نقصان ہے کی ہے اس میں منزری کیوں نہیں دی ہے حالانکہ یہ توبہ اچکزئی کا رستہ بھی ہے کچھ چیزیں آپ سمجھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ تفصیل آپ نے کیوں نہیں دی۔

وزیر آبپاشی و برقیات : پتہ نہیں کیا کہتے ہیں کہ آپ کچھ چیز سمجھتے ہیں۔ مولانا صاحب بڑے پیارے آدمی ہیں۔ کیسی باتیں کر رہے ہو پتہ نہیں کیا کہہ رہے ہو۔

مولانا عبدالباری : آپ نے پیارے کی بات کی توبہ اچکزئی پیارے ہیں راستے میں آپ نے یہ فلڈ پروٹیکشن دیا تھا پھر آپ نے کینسل کردیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر254

مولانا عبدالباری : سوال نمبر254

وزیر آبپاشی و برقیات : مولانا صاحب یہ جو بند خوشدل خان کا جو معاملہ ہے یہ بہت ٹیڑھا معاملہ ہے یہ بند اسی یا سو سال پہلے بنا تھا اب یہ مٹی سے بھری ہوئی ہے اس کی مٹی یہاں سے نکالنے کے لئے کوئی فیزیبلٹی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا طریقہ کار ہے کہ اس بند کو ہم خالی کرسکیں۔ تو لہٰذا یہاں جو فارن ایکسپرٹ آئے ہیں دوسرے لوگ آئے ہیں جب انہوں نے بند خوش دل خان کا معائنہ کیا ہے تو سب کی یہ متفقہ رائے تھی کہ بجائے اس بند پر کام کرنے کے خرچ کرنے کے آپ نیا بند بنوالیں۔ اس کے لئے پھر فیزابلٹی بنی اور اس وقت جب پہلے فیزبلٹی بنی تو اس وقت بند پر کوئی 45 کروڑ روپے خرچہ آنا تھا۔ میں جب وزیر آبپاشی بنا تو اپنے محکمے کو کہا کہ اس پر کتنا خرچ آئے گا۔ تو اب پوزیشن یہ ہے کہ اگر ہم بند خوش دل خان کے ساتھ متوازی نیا بند بناتے ہیں تو جیسا کہ انجینئروں کی بھی ٹیکنکل ایڈوائز ہے متوازی بند بنایا جائے تو اس وقت اس پر 65 کروڑ روپے خرچ آئے گا۔ اور اس کی فیزبلٹی پر خرچ کرنے کے لئے دو کروڑ روپے اپنے ریسورسز سے دینے ہوں گے۔ ہم کوشش کررہے ہیں اس کے لئے ہمیں کوئی ڈونر ایجنسی ملے اسلام آباد فیڈرل گورنمنٹ سے تو پیسے ملنے کی ہمیں کوئی امید نہیں ہے البتہ اگر ہمیں کوئی ڈونر ایجنسی مل جائے تو ڈونر ایجنسی کے ذریعے سے ہی یہ بند بن سکتا ہے۔ نہیں تو ایسا ہی پڑا رہے گا اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اس میں جواب دیا گیا ہے کہا ہے کہ یہ اپنی مکمل افادیت کھوچکا ہے بلکہ اب ذخیرہ شدہ پانی سے صرف پانچ چھ سو ایکڑ باغات سیراب کئے جاتے ہیں۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ اس بند کی جو افادیت تھی وہ اپنی افادیت کھوچکا ہے۔ وہ کیوں دو وجہ سے ہے ایک یہ ہے کہ بند خوش دل خان کے متعلق ایک انگریز نے جو کتاب لکھی ہے اس کا نام کینڈی ہے۔ انہوں نے

لکھا ہے کہ اس بند کے دو فائدے ہیں ایک فائدہ یہ تھا یہ پانی افغانستان کی سرحد تک نہ پہنچے تاکہ افغانستان ترقی نہ کرے اور جو پانی ہے یہاں پر رکے۔ پہلا فائدہ یہ تھا اور دوسرا فائدہ یہ تھا کہ 1880ء میں جو یہاں کے مقامی آباد کار تھے اس سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ سوسال کے بعد یہ آپ لوگوں کی جو زمین ہے آپ لوگوں کو واپس کردیں گے تو 1880ء کے بعد اب 1990ء تک یہ سوسالہ معاملہ ختم ہوچکا ہے اور دوسرا فائدہ یہ تھا کہ آب نوشی ابھی تک وزیر صاحب یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ اس کی افادیت آب پاشی ہے یا آب نوشی اور یہ کتاب جس انجینئر نے لکھی ہے اس نے صاف لکھا ہے کہ آب نوشی کے لئے بنا ہے اور آس پاس کی آبادی کے لئے تو حکومت نے واٹر سپلائی بنائی ہے سب کچھ بنایا ہے تو یہ افادیت جو میں وزیر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہاں کے جو مقامی آباد کار ہیں طور شاہ ملک یار کے جو آس پاس ہے وہ سمجھتے ہیں کہ معاہدے کے تحت جو اریگیشن والوں نے ہماری زمین کو حاصل کیا ہے ڈیم کے لئے تو اس کا سوسالہ معاہدہ ختم ہوگیا ہے اور دوسرا جو فائدہ تھا وہ آب پاشی نہیں ہے وہ آب نوشی ہے تو آب نوشی کے لئے جو آس پاس کے آباد کار ہیں تو حکومت نے ان کے لئے واٹر سپلائی کا انتظام کیا ہے تو اس حوالے سے اس کی افادیت ختم ہوگئی ہے صرف ایک ہی فائدہ ہے سیروسیاحت بڑے لوگ جاکر وہاں پر سیاحت کریں۔ یا ٹھیک ہے چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ کوئی ضمنی سوال پوچھیں۔

مولانا عبدالباری : جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جہاں تک افادیت کی بات ہے وہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ تو خود جواب دے رہے ہیں اس کی تو ضرورت نہیں ہے آپ کوئی ضمنی سوال پوچھیں۔

وزیر آب پاشی : جناب اسپیکر مولانا صاحب کی تعلیم انڈر میٹرک ہے میرے خیال میں یہ انگریزی کی رپورٹ صحیح نہیں سمجھے ہیں وہ آب پاشی اور آب نوشی کے فرق

و بھی نہیں سمجھ رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صحیح جواب نہیں دیا ہے اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو ہم . ک آؤٹ کرتے ہیں۔ یہاں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ کوئی ضمنی سوال پوچھیں آپ کو ضمنی سوال کی پوری اجازت دے رہا ہوں سوال کا جواب تو آپ خود ہی دے رہے ہیں۔ آپ ضمنی سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہیں آپ خود ہی جواب دے رہے تھے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر میں نے جواب نہیں دیا ہے وہ آپ جواب بتادیں میں نے کیا جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : آپ سپسفک ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر اگر آپ ہمیں ضمنی سوال نہیں پوچھنے دیتے ہیں تو ہم واک آؤٹ کریں گے۔

(اس مرحلے پر مولانا عبدالواسع اور مولانا عبدالباری صاحب واک آؤٹ کرگئے)

(شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلا سوال میر ظہور حسین کھوسہ کا ہے

274.X- میر ظہور حسین خان کھوسہ :

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع جعفر آباد کے مندرجہ ذیل دیہاتوں کو بجلی کی فراہمی کے لئے فنڈز کب اور کس نے فراہم کئے تھے۔ تفصیلات سے آگاہ کریں۔

1- گوٹھ شمس الحق و موسیٰ لاشاری۔

2- منشی دوست محمد و باغ بھائی

3- گوٹھ میوہ خان

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا دیہاتوں میں محکمہ واپڈا نے وائرنگ اور ایل ٹی کا کام کافی عرصہ پہلے مکمل کرنے کے باوجود اب تک ٹرانسفارمر فراہم نہیں کیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات :

(الف) میر ظہور حسین کھوسہ ایم پی اے نے گوٹھ شمس الحق و موسیٰ لاشاری اور منشی دوست محمد باغ بھائی کو بجلی فراہم کرنے کی سفارش کی تھی۔ گوٹھ میوہ خان کو بجلی فراہم کرنے کی سفارش جناب رسول بخش لہڑی سینیٹر نے کی تھی ان دیہاتوں کو اسکیم کے تحت سال 90-1989ء میں بجلی فراہم کردی گئی ہے۔

(ب) محکمہ واپڈا نے بتایا ہے کہ جس لائن سپرنٹنڈنٹ نے اسٹور سے ٹرانسفارمر حاصل کئے تھے اور نصب نہیں کئے اس کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے البتہ ان دیہاتوں میں نئے ٹرانسفارمر ایک ہفتہ کے اندر اندر نصب کردیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اس کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہو تو ممبر صاحب دریافت فرمائیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب سوال کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور جواب سے میں مطمئن ہوں میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے محکمے میں اس پر ایکشن لیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ یہ مسئلہ ایک ہفتے کے اندر حل ہوجائے گا۔ شکریہ

میر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر اپوزیشن واک آؤٹ کرگئی ہے ان کو منا کرلایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی جی

قائد ایوان : آدمی گئے ہیں۔

وزیر آبپاشی : اس کے لئے کھوسہ صاحب میں مزید بھی وضاحت کروں آج صبح

بھی میں نے پوچھا اسی سوال کے سلسلے میں ایک ہفتے کے اندر ہوگا اور تقریباً ہفتہ گزر چکا ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے آج آدمی بھیجے ہیں ہم ایک اور دو دن میں یہ کام کردیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلا سوال سردار اختر مینگل صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔

284.X- سردار محمد اختر جان مینگل :

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بولان مائننگ دیتے وقت حکومت بلوچستان اور مائننگ انتظامیہ کے درمیان کوئی معاہدہ ہوا تھا یا نہیں

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس معاہدہ کی شرائط کی تفصیل دی جائے نیز کیا مقامی افراد کے لئے روزگار کا کوٹہ مختص کیا گیا ہے یا نہیں؟ اور اب کتنے افراد کام کررہے ہیں؟

وزیر صنعت و حرفت :

(الف) حکومت بلوچستان اور بولان مائننگ انتظامیہ کے درمیان ملازمتوں کے لئے مختص صوبائی کوٹہ کے متعلق کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا۔

(ب) گولہ بولان مائننگ میں ملازمتوں کے سلسلے میں صوبائی کوٹہ کے متعلق کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا۔ تاہم بولان مائننگ ہمیشہ مقامی ڈومیسائل افراد کو ترجیحی بنیادوں پر ملازمت فراہم کرتا ہے اب تک جو افراد تعینات کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- بلوچستان کے لوکل 69 کل- 80 85%

2- بلوچستان کے ڈومیسائل 11

3- دوسرے صوبوں سے تعلق 14 کل فیصد 100% / 15%

رکھے والے افراد

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر284 سردار اختر جان مینگل۔

ڈاکٹر کلیم اللہ : (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر صاحب محرک کوئی بھی نہیں ہے میرے خیال میں کچھ انتظار کرتے ہیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی : سوال نمبر284

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : چونکہ وزارت ہم سب لوگوں کی مشترکہ ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے میرے خیال میں اگر کوئی اس میں ضمنی سوال ہے---

مسٹر محمد صالح بھوتانی : یہ میرا حق ہے کہ پڑھا ہوا تصور کیا جائے یا پڑھا جائے خود ہی فیصلہ نہ دیں Thank You پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : Thank you very much.

(اپوزیشن واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آگئے) ڈیسک بجائے گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر260 مولانا عبدالباری صاحب دریافت فرمائیں۔

260.X- مولانا عبدالباری :

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ٹیکسٹائل سرآب بولان ٹیکسٹائل مل اور ہرنائی وولن مل ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا موجودہ حکومت ان ملوں کو دوبارہ کھلوانے کے متعلق کوئی اقدامات کررہی ہیں۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر صنعت و حرفت :

جہاں تک سر آب ٹیکسٹائل مل کا تعلق ہے یہ نجی شعبہ میں قائم کیا گیا تھا چونکہ اس کے مالکان دیوالیہ ہوچکے تھے اور مل کو دوبارہ چلانے سے قاصر تھے لہٰذا لاہور ہائی کورٹ نے Liquidation کے ذریعے مل کے تمام اثاثے فروخت کردیئے اور PICIC کو ادائیگی کردی گئی کیونکہ مل مذکورہ مالیاتی ادارے کا کروڑ بل روپے کا قرض دار تھا چونکہ یہ مل نجی شعبہ میں قائم تھا لہٰذا حکومت کی منصوبہ بندی کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

بولان ٹیکسٹائل مل وزارت پیداوار حکومت پاکستان کے انتظامی کنٹرول کے تحت پاک ایران ٹیکسٹائل (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے قائم کیا تھا۔ یہ پاکستان اور ایران کا مشترکہ منصوبہ ہے چونکہ محکمہ صنعت و حرفت بلوچستان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لہٰذا پاک ایران ٹیکسٹائل (پرائیویٹ) لمیٹڈ کراچی سے رجوع کیا گیا تاکہ صحیح صورت حال معلوم کی جاسکے۔ مذکورہ کمپنی کے مطابق مل کو 83-1982ء میں عدم فراہمی سرمایہ اور متواتر نقصانات کی بنا پر بند کرنا پڑا اب ایک نئی کمپنی بنیاد ایران اور وزارت صنعت و پیداوار حکومت پاکستان کے مابین ایران پاکستان انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے نام سے تشکیل دی گئی ہے تاکہ اس مل کو دوبارہ چلایا جاسکے۔ ڈاکٹر سردار محمد حسین ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان کو مذکورہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹر میں پہلے ہی ڈائریکٹر مقرر کردیا گیا ہے وزارت صنعت و پیداوار کے مطابق ملز کو چلانے کے لئے 350000 ملین روپے (51 فیصد وزارت صنعت و پیداوار پاکستان اور 49 فیصد بنیاد ایران) کا سرمایہ فراہم کیا جائے گا۔

ہرنائی وولن ملز لمیٹڈ پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے انتظامی کنٹرول میں ہے لہٰذا کارپوریشن سے درخواست کی گئی کہ ملز کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔ بقول کارپوریش زیادہ نقصانات اور عدم فراہم سرمایہ ضروری 1988ء میں مل بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ رضا کارانہ اسکیم کے تحت تمام ملازمین کو فارغ کردیا گیا حکومت کی نج

کاری کی پالیسی کے تحت نج کاری کمیشن نے مسٹر سرور کاکڑ کی بولی منظور کی لیکن اس نے سودا کو آخری شکل نہیں دی۔ اب کمیشن نے دوبارہ مل کی نج کاری کے اشتہار جاری کردیئے ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں وضاحت (الف) میں کردی گئی ہے۔

مولوی عبدالباری : بھائی چھوڑ دیں جب صحیح جواب نہیں دے رہے ہیں جناب اسپیکر سوال کرنے کا کیا فائدہ ہے کون سا سوال ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر260

مولوی عبدالباری : وہ بند خوشدل خان کا ہے؟ نہیں میں بند خوشدل خان کا پوچھتا ہوں جناب اسپیکر۔ آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جناب اسپیکر مولوی صاحب آپ مجھے دو منٹ دیدیں۔

مولوی عبدالباری : ضمنی سوال میں نے نہیں کیا وہ سوال سے پہلے کیوں جواب دے رہے ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : جب جواب دیتا ہوں تو کہتے ہیں جواب نہیں دیتا ہے جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو آپ چھوڑتے نہیں ہیں جواب کے لئے۔

مولوی عبدالباری : اگر آپ سوال نہیں سن سکتے ہیں تو جواب بھی نہیں دے سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : میرا جواب تو سن لو مولانا صاحب خدا کے لئے میرا جواب سن لو۔

مولانا عبدالباری : میں نے تو ابھی تک سوال نہیں کیا ہے سن تو لیں۔

وزیر آب پاشی و برقیات : نہیں وہ بند خوشدل کی افادیت کی بات ـــــ

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر اس سے بند خوشدل خان کا ایک ہی فائدہ ہے کہ لوگوں کی زمین انہوں نے اپنے پاس رکھا ہے بے فائدہ۔ سیر و سیاحت کے علاوہ اور کوئی فائدہ ہے ہی نہیں۔ Feasibility یہ یہاں پر لکھا ہے کہ تکنیکی جائزہ کے لئے انہوں نے دو کروڑ ___ یہ دو کروڑ کی لاگت اس کے بارے میں میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ خرچ ہو چکا ہے یا نہیں بس یہ جواب دیدیں آسان سا۔

وزیر آبپاشی و برقیات : مولانا صاحب جہاں تک اس کی افادیت کا تعلق ہے یہ میں آپ کو بتاؤں یہ آب نوشی کے لئے کبھی نہیں بنا تھا یہ پروجیکٹ میں نے معذرت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شاید آپ انگریزی کو نہیں سمجھے ___

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر میں وزیر صاحب کو چیلنج کردوں کہ حساب ہمارے پاس ___

وزیر آبپاشی و برقیات : چیلنج ___

مولوی عبدالباری : میں اس کو ذرا چیلنج کردوں ریکارڈ ہمارے پاس پڑا ہے اگر میں نے ثابت کردیا کہ آب نوشی کے لئے تو وہ وزارت سے استعفیٰ دیدیں اگر انہوں نے ثابت کردیا کہ آبپاشی کے لئے تو میں آج ہی استعفیٰ دیدوں گا۔

وزیر آبپاشی و برقیات : اگر میں نے یہ ثابت نہ کیا کہ اس سے دس ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوتی تھی اب بھی ___

مولوی عبدالباری : ہمارا علاقہ ہے پشتو میں ایک مثال ہے (پشتو مثال) علاقہ میرا ہے جانتا میں ہوں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : نہیں یہ بھی آپ غلط کہہ رہے ہیں میرا گاؤں آپ کے گاؤں کے مقابلے میں زیادہ اس سے نزدیک ہے۔

مولوی عبدالباری : اچھا آپ کا گاؤں نزدیک ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات : یہ بھی آپ غلط کہہ رہے ہیں وہاں یہ دو بند سرانان میں بنے ہوئے ہیں ان کے چینلز کا آپ کو پتہ ہے اور یہ بھی آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ یہ دس ہزار ایکڑ زمین اس سے سیراب ہوتی تھی۔ جس وقت اس کا ذخیرہ کافی سارا تھا اب اس کے ذخیرے میں فرق آگیا ہے مٹی بھرگئی ہے اب اس میں صرف پانچ سو یا سات سو ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے ویسے بنیادی طور پر یہ آب نوشی کے لئے قطعاً" نہیں تھا یہ آپ کا اسٹینڈ بالکل غلط ہے اور میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ آب پاشی کے لئے ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر Feasibility Report بن رہا ہے..... بن رہا ہے 1971ء سے 1971ء سے یہ بات ہو رہی ہے کہ Feasibility Report بن رہی ہے--- بن رہی ہے ___ کروڑوں روپے اس پر خرچ ہو رہا ہے یہاں پر جو آس پاس جناب اسپیکر آپ بھی کچھ دورہ کریں آپ بھی بلوچستان کے ہیں ممبر آپ دورہ کر کے مجھے بتادیں--- کوئی افادیت ہے ہی نہیں۔ صرف یہ ہے کہ لوگوں کی جو زمین ہے انہوں نے مصروف رکھا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس پر کروڑوں روپے نان ڈویلپمنٹ کے لئے خرچ ہو رہے ہیں وہ لوگ کھاتے ہیں۔ پتہ نہیں کون کھاتے ہیں کون دیتے ہیں وہ آسمان والے جانتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : یہ سب باتیں آپ غلط کہہ رہے ہیں مولانا صاحب ___ سب باتیں غلط کہہ رہے ہیں۔ سب باتیں آپ کی غلط ہیں نہ اس پر کوئی کروڑ خرچ ہوا ہے نہ لاکھ خرچ ہوا ہے۔ نہ اس پر کوئی خرچ ہوا ہے خرچ نہیں ہوا ہے اب ہم خرچ مانگ رہے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کا متوازی یہ کوئی Parralel ڈیم بن جائے۔ تو اس کے لئے ہمارے ___

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر جس طرح وزیر صاحب فرما رہے ہیں میری ایک تجویز ہے کہ اس ڈیم پر پیسہ خرچ کرنے کی بجائے معمولی سا ایک ڈیم سیر و سیاحت

کے لئے بنائیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات : آپ میں ابھی تک اتنی Technicality نہیں آئی ہے کہ ہم آپ کو Consult کریں اس معاملے میں یہ انجنیئروں کا کام ہے یہ انجینئر فیصلہ کریں گے۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر وزیر صاحب کچھ اور باتیں کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب ____ خان صاحب تشریف رکھیں مولانا صاحب اس سوال پر کافی بات ہو چکی ہے اب آپ مولانا صاحب اگلا سوال کریں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : میں جواب دیتا ہوں مولانا صحب کا ایک تو ان کو شاید اعتراض ہے کہ میں سردی میں وہاں جاتا ہوں شکار پر۔

مولوی عبدالباری : نہیں آپ جائیں آپ کا تو میں نے نہیں----

قائد ایوان : اگر یہ اعتراض ہے تو میں شکار کرنا بند کردوں گا۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر____ (مداخلت)

قائد ایوان : ایک منٹ مولانا صاحب بولنے تو دیں اور اگر مولانا صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ جو پینسٹھ کروڑ روپے کی لاگت آئے گی اس ڈیم کے اوپر اس کی Rehabilation کے لئے یا اس کی Desanting کے لئے اگر وہ نہیں چاہتے ہیں تو ہم یہ پیسہ کہیں اور لگادیں گے۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر بڑی مہربانی بات یہ ہے کہ وہاں کے جو مقامی زمیندار ہیں ان سے ذرا پوچھ لیں بس ایریگیشن آفیسروں کے بجائے وہاں کے جو مقامی آباد کار ہیں یا مقامی زمیندار ہیں ان سے پوچھ لیں کہ ان کا ڈیمانڈ کیا ہے بس یہ ہے کہ اس پر آپ رولنگ دے دیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان : (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) مولانا صاحب میں درمیان میں ایسے پڑتا ہوں غیر متعلقہ ہوں۔ آپ کو صرف دس زمینداروں کی وہ بات ہے جن کی زمین پانی کے نیچے آیا کرتی تھی اب اس پر فصل آگئی ہیں اس میں ٹوٹل دو سو ایکڑ ہے اور آپ کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ آگے اس سے دس ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوا کرتی تھی اس پر خوب فصلیں تھیں ابھی آپ کو صرف آٹھ زمینداروں کی پڑی ہے یہ دو ہزار زمیندار جو اس کے لئے انتظار کر رہے ہیں تاکہ نیا بند بن جائے۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر) ڈاکٹر صاحب کے علم میں میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ صرف آٹھ زمینداروں کی نہیں بلکہ آس پاس کربلا تک ملیزئی تک جو بڑے بڑے زمیندار آس پاس ہیں سب سے پوچھ لیں نئے اریگیشن آفیسر (Feasibility Report) بناؤ کھاؤ کھلاؤ پیسہ خرچ کرو یہ پروگرام منصوبہ نہیں ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : مولانا صاحب Feasibility کے لئے تو ابھی دو کروڑ مانگ رہے ہیں تاکہ اتنا ایک دوسرا بڑا بند بن جائے تاکہ پچاس ساٹھ سال کے لئے آگے دس ہزار ایکڑ اراضی کو سیراب کرسکے آپ کو صرف دو چار زمیندار

جناب ڈپٹی اسپیکر : خان صاحب آپ تشریف رکھیں ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر وزیر صنعت و حرفت موجود نہیں ہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : ان کی بجائے بندہ حاضر ہے اگر میں آپ کا تشفی کرسکا تو ٹھیک ہے اگر نہیں کرسکا تو پھر آپ تشریف رکھیں اگر پڑھا ہوا تصور کرتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو میں پڑھ لوں گا۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر ذرا پارلیمانی وزیر کا تعین تو کریں پارلیمان اور قانون کا وزیر اس وقت کون ہے؟ (مداخلت)

مسٹر سعید احمد ہاشمی : (اسپیشل اسسٹنٹ برائے وزیر اعلیٰ) (پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر)

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی جی

مسٹر سعید احمد ہاشمی : وہ پسند کرلیں کہ کس وزیر سے جواب چاہتے ہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : اگر آپ نہیں چاہتے ہیں تو کوئی تیسرا پڑھ لے گا۔ اگر آپ مجھ سے نہیں چاہتے تو کوئی دوسرا پڑھ لے گا اگر آپ ناراض ہوئے ہیں مولانا صاحب چھوٹی باتوں پر ناراض نہ ہوا کریں۔

مولوی عبدالباری : جناب اسپیکر میرا سینہ اتنا بڑا ہے جتنا کہ پورا پاکستان آپ لوگوں کا سینہ صرف پشتون تک محدود ہے یا صرف جنوبی پشتونخوا تک یا شمالی پشتونخوا تک اس قلت پر ہم بڑی برداشت کررہے ہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : آپ کا سینہ تو ابھی دیکھ لیں کہ چھوٹی بات

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب مولانا عبدالباری صاحب جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں کیبنٹ کا کوئی بھی وزیر سوال متعلقہ کا جواب دے سکتا ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : اس کا اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو بتادیں ورنہ ٹھیک ہے۔

مولوی عبدالباری : ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ ضمنی سوال کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے ہیں اس وجہ سے میں ضمنی سوال نہیں کرسکتا یہ ضمنی سوال ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : مولانا صاحب ___ مولانا صاحب آپ پوچھ

تو لیتے تاکہ ہم آپ کا جواب صحیح دے دیتے اب میں آپ سے کیا کہوں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب ڈپٹی اسپیکر : رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

سیکریٹری اسمبلی (مسٹر اختر حسین خاں) : حاجی سخی دوست نے اپنی علالت کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سید شیر جان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ چونکہ ان کے کوئی رشتہ دار کراچی میں فوت ہوگئے تھے اس لئے وہ بیس جون سے بائیس جون تک کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے اس لئے ان تاریخوں سے انہوں نے اس اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر ظہور حسین خان کھوسہ : (پوائنٹ آف آرڈر) ایک اہم نکتہ کی طرف اگر اجازت ہو تو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی

میر ظہور حسین خان کھوسہ : مستونگ کے علاقے میں وہاں پر واپڈا نے

پانچ سو ___ سو یا دو سو کے قریب ٹرانسفارمر انہوں نے کاٹے ہوئے ہیں جس سے علاقے میں قحط کا سماں پیدا ہوگیا ہے وہاں پر پانی پینے کا بھی اور فصلوں کا مسئلہ بن گیا ہے کئی دنوں سے کئی ہفتوں سے وہاں پر جلسے جلوس بھی ہوئے ہیں میں اس اہم معاملہ کو اس ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں منسٹر صاحب بھی موجود ہیں آنریبل چیف منسٹر صاحب بھی کچھ اس سلسلے میں اگر وہ کوشش کر رہے ہیں تو ہم اس کا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب اسپیکر صاحب اس سلسلے میں میں---

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : ایک منٹ نواب صاحب میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : نواب صاحب آپ تشریف رکھیں قائد ایوان

قائد ایوان : جناب اسپیکر میں اس پر یہ تجویز دیتا ہوں کہ کل اگر سیشن ہے تو ہم تحریک لے آتے ہیں یا اس کو ایک جنرل ڈسکشن کے لئے رکھ لیتے ہیں اس سبجیکٹ کو کیونکہ یہ صرف مستونگ کا پرابلم نہیں ہے یہ پرابلم ہر جگہ ہو رہا ہے جہاں پر فیڈر لائنز کو بند کر رہے ہیں اور ٹرانسفارمر بھی اتار رہے ہیں اگر کل اس کے لئے بحث رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔ قرارداد لائیں تاکہ اس پر بحث ہو۔

وزیر آبپاشی و برقیات : نواب صاحب اس سلسلے میں یہ بھی عرض کروں میں قائد ایوان کے اس میں کچھ اضافہ کروں اور وہ یہ کہ اس سلسلے میں ___

نواب عبدالرحیم شاہوانی : ایک منٹ ___ پینے کا پانی نہیں ہے جن لوگوں نے بل ادا کئے ہیں ان کے کنکشن کاٹے گئے ہیں جنہوں نے نہیں دیئے ہیں ان کی بھی بجلی کاٹی گئی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا جن لوگوں نے بل دیئے ہیں ان کے کنکشن نہیں کاٹنے چاہئیں۔ اکثریت نے بل دیئے ہیں۔ تھوڑے لوگوں نے نہیں دیئے ہیں وہ سارے فیڈر کاٹتے ہیں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر اگر کل سیشن ہے تو میرے خیال میں اسی کو آپ

کل کے سیشن کے لئے رکھ لیں--- کل نہیں ہے--- اگر پرسوں ہے تو پرسوں رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب ظہور حسین کھوسو صاحب آپ اس متن پر ایک قرارداد تحریک دیں گے پچیس چھبیس کو تو نہیں ہوسکتی پرائیویٹ ممبرز کے ڈے میں لائیں۔

مولوی عبدالباری : ایک بہتر تجویز جس طرح آپ نے فرمایا ایک متعلقہ قرارداد لائیں جس طرح گیس ڈویلپمنٹ سرچارج کے بارے میں ہم لوگوں نے ____

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی مولانا صاحب میں نے بول دیا ہے۔

مولوی عبدالباری : تو اس پر ایک متفقہ قرارداد لائیں گے او اس کو پھر ہمارے چیف ایگزیکٹو صاحب اس کو Follow کریں گے ہم ان کا ساتھ دیں ـــ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی مولانا صاحب میں نے کہہ دیا ہے اب مطالبات زر بابت سال 96-1995ء پر رائے شماری ہوگی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) : جناب اسپیکر صاحب میں اپوزیشن سے درخواست کروں گا کہ اس بجٹ میں جیسا کہ ان لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے اس کو پاس کرانے میں بھی ہمارا ساتھ دیدیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر1 پیش کریں۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : بسم اللہ الرحمن الرحیم

تخمینہ جات میزانیہ بابت سال 96-1995ء

مطالبات زر پر رائے شماری

رواں اخراجات

مطالبہ نمبر1

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ایک کروڑ 56 لاکھ 30 ہزار 5 سو 80 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد جنرل ایڈمسٹریشن (بشمول آرگنز آف اسٹیٹ' فیکل ایڈمن' اکنامکس ریگولیشن' اسٹیٹکس' پبلسٹی اور انفارمیشن) برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ایک کروڑ 56 لاکھ 30 ہزار 5 سو 80 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد جنرل ایڈمسٹریشن (بشمول آرگنز آف اسٹیٹ' فیکل ایڈمن' اکنامکس ریگولیشن' اسٹیٹکس' پبلسٹی اور انفارمیشن) برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر2

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 2 لاکھ 95 ہزار 8 سو 40 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد صوبائی آب کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 2 لاکھ 95 ہزار 8 سو 40 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد صوبائی آب کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر3

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 19 لاکھ 54 ہزار 7 سو 40 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :

تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 19 لاکھ 54 ہزار 7 سو 40 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر4

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 37 لاکھ 29 ہزار 2 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "موٹر وہیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 37 لاکھ 29 ہزار 2 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "موٹر وہیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر5

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 58 لاکھ 44 ہزار 6 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 58 لاکھ 44 ہزار 6 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز اور محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر6

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 31 کروڑ 78 لاکھ 72 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 31 کروڑ 78 لاکھ 72 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر7

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 13 لاکھ 31 ہزار 8 سو 55 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "ایڈمنسٹریشن آف جسٹس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 13 لاکھ 31 ہزار 8 سو 55 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "ایڈمنسٹریشن آف جسٹس" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر8

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 14 کروڑ 67 لاکھ 24 ہزار 4 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب 14 کروڑ 67 لاکھ 24 ہزار 4 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر9

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 42 لاکھ 86 ہزار 7 سو 11 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "قید خانہ جات و آباد کاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 42 لاکھ 86 ہزار 7 سو 11 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "قید خانہ جات و آبادکاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر10

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 24 لاکھ 36 ہزار 3 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 24 لاکھ 36 ہزار 3 سو 90 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر11

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 36 لاکھ 95 ہزار 36 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 36 لاکھ 95 ہزار 5 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر12

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 83 کروڑ 27 لاکھ 6 ہزار 5 سو 73 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سول ورکس (بشمول اخراجات عملہ)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 83 کروڑ 27 لاکھ 6 ہزار 5 سو 73 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سول ورکس (بشمول اخراجات عملہ)" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر13

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 29 کروڑ 61 لاکھ 78 ہزار 9 سو 36 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 29 کروڑ 61 لاکھ 78 ہزار 9 سو 36 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر14

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 95 لاکھ 75 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "ورکس اربن پی واسا" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 95 لاکھ 75 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "ورکس اربن پی واسا" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر15

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 لاکھ 97 ہزار ایک سو 62 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ "اربن ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 18 لاکھ 97 ہزار ایک سو 62 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اربن ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر16

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 10 لاکھ 22 ہزار 8 سو 52 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سینٹرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 10 لاکھ 22 ہزار 8 سو 52 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سینٹرز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر17

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 34 کروڑ 25 لاکھ 59 ہزار 6 سو 95 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 ارب 34 کروڑ 25 لاکھ 59 ہزار 6 سو 95 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر18

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 لاکھ 65 ہزار 2 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "آثار قدیمہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :
تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 10 لاکھ 65 ہزار 2 سو 30 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "آثار قدیمہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر19

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 85 کروڑ 3 لاکھ 17 ہزار 6 سو 25 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 85 کروڑ 3 لاکھ 17 ہزار 6 سو 25 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر20

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 48 لاکھ 12 ہزار 4 سو 8 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "افرادی قوت اور لیبر انتظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 48 لاکھ 12 ہزار 4 سو 8 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "افرادی قوت اور لیبر انتظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر21

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 13 لاکھ 18 ہزار 7 سو 85 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی کی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 13 لاکھ 18 ہزار 7 سو 85 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر22

وزیر خزانہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 78 لاکھ 38 ہزار ایک سو 13 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ و سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 78 لاکھ 38 ہزار ایک سو 13 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ و

سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر23

وزیر خزانہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 50 لاکھ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 50 لاکھ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر24

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 88 لاکھ 45 ہزار 4 سو 17روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 88 لاکھ 45 ہزار 4 سو 17 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت

کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر25

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 42 کروڑ 87 لاکھ 85 ہزار 8 سو 25 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 42 کروڑ 87 لاکھ 85 ہزار 8 سو 25 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر26

وزیر خزانہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 31 لاکھ 59 ہزار 3 سو 55 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 31 لاکھ 59 ہزار 3 سو 55 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے

عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "مالیہ اراضی!" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر 27

وزیر خزانہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 33 کروڑ 16 لاکھ 54 ہزار 3 سو 65 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :

تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 33 کروڑ 16 لاکھ 54 ہزار 3 سو 65 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر 28

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 24 لاکھ 2 ہزار 2 سو 70 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 24 لاکھ 2 ہزار 2 سو 70 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر29

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 59 لاکھ 68 ہزار 4 سو 55 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 59 لاکھ 68 ہزار 4 سو 55 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر30

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر31

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 22 کروڑ ایک لاکھ 48 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 22 کروڑ ایک لاکھ 48 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر32

وزیر خزانہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 31 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 31 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر33

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 7 لاکھ 89 ہزار 2 سو 65 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 7 لاکھ 89 ہزار 2 سو 65 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر34

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 28 لاکھ 61 ہزار ایک سو 66 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹیشنری و طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 28 لاکھ 61 ہزار ایک سو 66 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد " اسٹیشنری وطباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر35

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 12لاکھ 51 ہزار 3 سو 25 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل و سائنسی شعبہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 12 لاکھ 51 ہزار 3 سو 25 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل وسائنسی شعبہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر36

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 30 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 30 کروڑ روپے

سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر37

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "قرضہ جات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر38

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 27 کروڑ 4 لاکھ 94 ہزار ایک سو 4 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹیٹ ٹریڈنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 ارب 27 کروڑ 4 لاکھ 94 ہزار ایک سو 4 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت

کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹیٹ ٹریڈنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر39

وزیر خزانہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 97 لاکھ 16 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "جنرل ایڈمنسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :

تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 97 لاکھ 16 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "جنرل ایڈمنسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر40

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 53 لاکھ 11 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 53 لاکھ 11

ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر41

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 79 کروڑ 31 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب 79 کروڑ 31 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر42

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 99 کروڑ 8 لاکھ 50 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 99 کروڑ 8 لاکھ

50 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامکس سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر43

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 6 کروڑ 85 لاکھ 40 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو 2 ارب 6 کروڑ 85 لاکھ 40 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : مطالبات زر منظور ہوئے اس طرح بجٹ بابت سال انیس سو پچانوے چھیانوے منظور ہوگیا۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 27 جون 1995ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ایک بج کر پینتالیس منٹ پر مورخہ 27 جون 1995ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال **مختتمہ** 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر41

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 79 کروڑ 31 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال **مختتمہ** 30 جون 1996ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔